سفر آخرت کے راہی

انا للہ وانا الیہ راجعون

اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات واعذھم من فتنۃ القبر وعذاب النار وعافھم واعف عنھم وادخلھم جنت الفردوس○

ڈاکٹر حافظ مقتدیٰ حسن الازہری (بنارس ہند) کی وفات

جماعت اہل حدیث ابھی پروفیسر عبدالجبار شاکر صاحب کی وفات کا غم بھولنے نہ پائی تھی کہ اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر بہت صدمہ ہوا کہ جامعہ سلفیہ بنارس ہند کے وکیل، جماعت اہل حدیث بھارت کے جید عالم دین، بہت سی اسلامی و دینی کتابوں کے مصنف و مترجم ڈاکٹر حافظ مقتدیٰ حسن الازہری 30 اکتوبر جمعۃ المبارک کی صبح وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ڈاکٹر مقتدیٰ حسن الازہری 1939ء میں ہندوستان کے معروف قصبے مئوناتھ بھنجن میں پیدا ہوئے انہوں نے تمام دینی تعلیم اپنے قصبے میں ہی قائم مدرسے میں رہ کر مکمل کی اور سند فراغت لی۔ مزید دینی تعلیم کے حصول کے لئے مصر کا رخ کیا اور جامعہ لازہر کے کلیہ اصول الدین میں سند حاصل کر کے PHD شروع کر دی لیکن وطن مالوف واپس لوٹ آئے۔ علی گڑھ مین ادب عرب کے موضوع پر PHD کرنے کے ساتھ علی گڑھ یونیورسٹی میں عربی ادب پڑھاتے رہے۔ علی گڑھ سے واپس آ کر الجامعہ سلفیہ بنارس سے منسلک ہو گئے اور تمام عمر جامعہ سلفیہ میں ہی تدریس وتصنیف میں گزار دی۔ وہ کئی سال تک ''وکیل الجامعہ'' کے عہدہ پر بھی فائز رہے ان کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں سے بھی زیادہ ہے عربی ادب میں ان کو دستگاہ حاصل تھی اور ان کا ذوق بہت نکھرا ہوا تھا۔ آپ جامعہ سلفیہ بنارس کے عربی مجلّہ ''صوت الامہ'' کے کئی سال مدیر رہے۔ انہیں عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ کرنے میں خداداد مہارت حاصل تھی۔ انہوں نے قاضی سلیمان منصور پوریؒ کی ''رحمۃ اللعالمین'، مولانا اسماعیل سلفیؒ کی کتاب ''تحریک آزادی فکر'' اور ''حجیت حدیث'' کا نہایت شاندار ترجمہ کیا جو شائع ہو چکا ہے اس کے علاوہ بھی انہوں نے بہت سی کتابوں کو تالیف وتصنیف کیا اور بہت سی کتابوں پر بڑے علمی مقدمات تحریر کئے۔ وہ اپنے منفرد اسلوب نگارش اور تبحر علمی سے علمی و تحقیقی حلقوں کی پہچان تھے ان کے مضامین ومقالات کی تعداد پانچ سو سے متجاوز ہے۔ (باقی صفحہ 81 پر)